

## غزہ ہو لوڈومور

میرے غزہ میں موجود تمام دوست ایک ہی کہانی سننا ہے ہیں: بازار خالی ہیں، کھانا بالکل دستیاب نہیں ہے۔ حتیٰ کہ ان کے لیے بھی نہیں جن کے پاس پیسے ہیں۔

### غزہ میں قحط: انسان کی بنائی ہوئی تباہی

جو کچھ غزہ کے لوگ اس وقت تجربہ کر رہے ہیں، وہ کوئی انسانی بحران نہیں، بلکہ ایک منصوبہ بندبناہی ہے۔ یہ صرف بھوک نہیں، یہ ہتھیار بنایا گیا قحط ہے۔ ورلڈ فوڈ پروگرام (WFP) کی رپورٹ کے مطابق، غزہ کے 21 لاکھ باشندوں میں سے 100 فیصد شدید غذائی عدم تحفظ کا شکار ہیں، جن میں سے 495,000 جوالی 2025 تک تباہ کن بھوک کا شکار ہیں۔ ان اعداد و شمار کے پچھے لی حقیقت یہ ہے کہ اس مرحلے پر غزہ میں ہر کوئی بھوکا ہے۔ لوگ پہلے ہی گزشتہ 21 ماہ سے کمزور ہو چکے ہیں۔ بہت سے بالغ افراد اپنے جسمانی وزن کا 50 فیصد کھو چکے ہیں، اور بچے، جن کے نشوونما پانے والے جسموں کو تو انائی، پروٹین اور دیگر غذائی اجزاء کی مسلسل فراہمی کی ضرورت ہے، اب مشکل سے انسانوں کے طور پر پہچانے جا سکتے ہیں۔ ان کے بازو اور ٹانگیں ہڈیوں جیسے ہیں، اکثر ہٹنیوں کی طرح پتلی، عضلات یا چہری کم اور ہڈیاں نازک ہیں۔ ان کا دھڑکن کمزور ہے، پسلیاں سخت کھنچی ہوئی جلد کے نیچے نمایاں ہیں۔ ان کے سر غیر متناسب طور پر بڑے لگتے ہیں، چہرے کھوکھلے ہیں۔ آنکھیں اپنی کھوڈیوں میں گہرائی سے دھنسی ہوئی ہیں، رخسار کی ہڈیاں نمایاں ہیں، اور ٹھوڑی غیر ترقی یافتہ ہے، ہڈیوں کی کشافت، عضلات یا چہری کی کمی ہے۔

اسرائیل کی غزہ پر مکمل ناکہ بندی، جو وزیر اعظم یمنجن نیتن یاہو، وزیر دفاع اسرائیل کاٹر، اور وزیر خزانہ بیز لیل سموڑیچ نے 2 مارچ 2025 سے نافذ کی، نے اس ہولناکی کو اگلی سطح پر پہنچا دیا ہے۔ اب 141 دنوں سے رہائشی پٹی میں رہنے والے بیس لاکھ لوگوں تک کوئی انسانی امداد، کھانا یا ادویات پہنچنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ حالیہ توقع کہ امداد آنے والی ہے۔ جو یورپی یونین اور اسرائیل کے درمیان ایک خفیہ معہدے سے شروع ہوئی۔ نے تاجریں کو اپنے آخری ذخائر جاری کرنے پر مجبور کیا۔ لیکن امداد لبھنی نہیں آئی۔ راتوں رات شیلف خالی ہو گئے، اور قحط نے قبضہ کر لیا۔ بازاروں میں کھانا دستیاب نہیں ہے، حتیٰ کہ کامیاب فنڈریزنس مہمات سے پیسوں والوں کے لیے بھی۔ کوئی آٹا، دال، سبزیاں یا بچوں کے لیے دودھ کا فارمولہ نہیں ہے۔ لوگ سڑکوں پر بھوک سے لڑکھڑا کر گر رہے ہیں۔ باقی ماندہ ہسپتال شدید غذائی قلت کے شکار میضوں کی آمد کو سنبھال نہیں سکتے، اور

ان کے پاس نہ تو کھانا ہے اور نہ ہی مکمل پیر نیئر نیوٹریشن (TPN) ان کے علاج کے لیے۔ اس مرحلے پر ڈاکٹرز اور نر سیں بھی بھوکے ہیں۔ لیکن وہ جب تک کر سکتے ہیں، جاری رکھتے ہیں۔

سطالن گراؤ جیسے تاریخی محاصروں کے برعکس، اسرائیل تمام سرحدوں پر کنٹرول رکھتا ہے۔ کوئی اسمگلنگ نہیں ہے اور غزہ کے لوگوں کے لیے باہر نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ بیس لاکھ لوگ دنیا کی آنکھوں کے سامنے بھوک سے مارے جا رہے ہیں۔ یہ خود دفاع نہیں، یہ فنا کی مہم ہے، جو سرد، حساب شدہ ارادے سے اور زیادہ تر مغربی حکومتوں اور میڈیا کی ملی بھگت سے نافذ کی جا رہی ہے۔

## قانونی خلاف ورزیاں: بین الاقوامی قانون کے تحت نسل کشی

اسرائیل کے اقدامات بین الاقوامی انسانی قانون (IHL) کی صریح خلاف ورزی ہیں۔ جنیوا کنوونشن کے ایڈیشنل پروٹوکول I کا آرٹیکل 54 شہریوں کی بقا کے لیے ضروری اشیاء پر حملوں کی ممانعت کرتا ہے۔ کھانا، پانی، زرعی زین۔ اسرائیل نے غزہ کی زرعی زینیوں کو بتاہ کر دیا، لوگوں کو ماہی گیری یا حتیٰ کہ موت کی سزا کے تحت تیراکی سے منع کیا، اور پینے کے پانی اور سیورچ کی دونوں بنیادی ڈھانچوں کو بتاہ کر دیا، بشمول پاتپ اور ڈیسیلینیشن پلانٹ۔ روم سٹیٹ کے آرٹیکل 7 میں "فنا" کو کھانے اور ادویات تک رسائی سے انکار کر کے جان بوجھ کر موت کا باعث بننے کے طور پر درجہ بندی کیا گیا ہے۔ نسل کشی کنوونشن کا آرٹیکل (c) II "جان بوجھ کر زندگی کے حالات مسلط کرنا جو جسمانی تباہی کے لیے بنائے گئے ہیں" کو نسل کشی کے طور پر بیان کرتا ہے۔ اسرائیل کی ناکبندی دونوں معیارات کو پورا کرتی ہے۔

بین الاقوامی عدالت انصاف (ICJ)، دنیا کی اعلیٰ عدالت نے اس بحران سے براہ راست نمٹا ہے۔ جنوبی افریقہ کی طرف سے اسرائیل کے خلاف دائر نسل کشی کے مقدمے میں، ICJ نے 26 جنوری 2024 کو عارضی اقدامات جاری کیے، جنہیں 28 مارچ اور 24 مئی 2024 کو ترمیم کیا گیا، اور اسرائیل کو حکم دیا:

1. نسل کشی کے اعمال کو روکنا: نسل کشی کنوونشن کے تحت اعمال کو روکنے کے لیے تمام اقدامات کرنا، بشمول قتل، سنگین نقصان پہنچانا، تباہ کن حالات مسلط کرنا، یا غزہ کے فلسطینیوں کے درمیان ییداوش کو روکنا۔
2. فوجی تعامل کو یقینی بنانا: اس بات کو یقینی بنانا کہ اس کی فوج نسل کشی کے اعمال نہ کرے۔
3. ہنگامہ آرائی کی سزا دینا: عوامی طور پر نسل کشی کے لیے اکسانے کو روکنا اور سزا دینا۔
4. انسانی امداد کی اجازت دینا: انسانی امداد اور بنیادی خدمات کی بلا روک ٹوک فراہمی کو ممکن بنانا۔

5. ثبوت محفوظ رکھنا: ثبوت کی تباہی کو روکنا اور نسل کشی کے الزامات سے متعلق ثبوت کی حفاظت کو یقینی بنانا۔
6. تعییل کی رپورٹنگ: ایک ماہ کے اندر تعییل کے لیے اٹھائے گئے اقدامات پر رپورٹ پیش کرنا۔
7. رفع پر حملہ روکنا: رفع میں فوجی حملہ فوری طور پر روکنا جو فلسطینیوں کی جسمانی تباہی کا باعث بننے والے حالات بیدا کر سکتا ہے۔

اسرائیل نے ان قانونی طور پر پابند احکامات کی خلاف ورزی کی ہے۔ WFP کی 116,000 یئر کی غذائی امداد ابھی تک روکی لئی ہے، اور رفع میں 2024 سے مقبوضہ ہے، جس نے واحد سرحدی گزراگاہ کو بند کر دیا جو پہلے اسرائیل کے کنٹرول میں نہیں تھی۔ غزہ کا قحط کوئی پوشیدہ ساخت نہیں ہے؛ اقوام متحده کی رپورٹ، WHO کے اعداد و شمار، اور بھوکے بچوں کی تصاویر سو شل میڈیا پر چھائی ہوتی ہیں۔ اسرائیل کا تعییل سے انکار بین الاقوامی قانون کی واضح خلاف ورزی ہے، اور اس کے اقدامات بھوک، بمباری، اور نقل مکانی۔ انسانی تاریخ میں سب سے زیادہ دستاویزی لیکن سب سے زیادہ انکار کیا گیا نسل کشی ہے۔

## بدنامی کا رد: یہ یہود دشمنی نہیں ہے

اسرائیل کے اقدامات کی مذمت یہودیت پر حملہ نہیں ہے۔ یہ اس کا دفاع ہے۔

”اگر تمہارا دشمن بھوکا ہے، تو اسے کھانے کے لیے روٹی دو، اور اگر وہ پیاسا ہے، تو اسے پینے کے لیے پانی دو۔“

امثال 21:25-22

غزہ پر عائد کردہ مکمل ناکہ بندی، جو پہلے اکتوبر 2023 میں اور اب مارچ 2025 سے ہے، اس لیے نہ صرف بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی ہے، بلکہ بالآخر کی بھی خلاف ورزی ہے۔

”جو کوئی ایک جان کو تباہ کرتا ہے، اسے ایسا سمجھا جاتا ہے جیسے اس نے پوری دنیا کو تباہ کر دیا۔“

سنہ دریں 5:4

یہودیت انسانی زندگی کو سب سے زیادہ قدر دیتی ہے پیکو اخ نفس کیونکہ ہر انسان بظلم ایلو ہیم۔ خدا کی تصویر میں بنایا گیا ہے۔ غزہ کی زمین 58,765 انسانوں کے خون سے بھیگ چکی ہے اور یہ آسمانوں تک چیخ رہی ہے جیسے بھی ہائیل کا خون چینا تھا:

”تم نے کیا کیا؟ تمہارے بھائی کے خون کی آواز زمین سے میری طرف چجن رہی ہے۔“

پیدائش 4:10

اسرائیل کی پالیسیوں اور اقدامات نے تباہ کر دیا ہے:- تمام بنا تانی زندگی کا 83 فیصد - زرعی زمین کا 70 فیصد بشمول کھیت اور باغات - گرین ہاؤسز کا 45 فیصد - زیر زمین پانی کے کنوؤں کا 47 فیصد - پانی کے ٹینکوں کا 65 فیصد - تمام گندے پانی کے علاج کی سہولیات غزہ میں - ایک بار پھر، یہ بین الاقوامی قانون اور ہلاخہ دونوں کی خلاف ورزی ہے۔

”جب تم کسی شہر کا محاصرہ کرتے ہو... اس کے درختوں کو تباہ کرو... کیا درخت انسان ہیں کہ تم ان کا محاصرہ کرو؟“

استثناء 20:19

اسرائیل یہودی ریاست نہیں ہے اور یہ یہودیوں کی ریاست نہیں ہے۔ ریاست اور زمین کی فتح کو اس کے احکامات سے بالآخر رکھنا عبودہ زارہ ہے۔ جنگی جرائم اور بے گناہ لوگوں کے قتل کو جواز دینے کے لیے اس کا نام پکارنا چیلوں ہاشم ہے۔

## قانونی اور اخلاقی فرض: نسل کشی کو روکیں

80 سال پہلے کے برعکس، اس بار دنیا یہ دعویٰ نہیں کر سکتی کہ اسے معلوم نہیں تھا۔ ICJ نے اپنے عارضی اقدامات کے حکم میں یہ ممکن سمجھا کہ اسرائیل کے غزہ میں کچھ اقدامات نسل کشی کنوشن کے آرٹیکل II کے تحت منوعہ اعمال ہو سکتے ہیں۔ ایمنسٹی انٹرنسنل نے دسمبر 2024 میں نتیجہ اخذ کیا کہ اسرائیل کے غزہ میں اقدامات نسل کشی کے جرم کی تشکیل دیتے ہیں۔ اور نسل کشی کے محققین میں اکثریتی اتفاق ہے جو اسی نتیجے پر پہنچتے ہیں۔ اقوام متحدہ، عالمی ادارہ صحت، ورلڈ فوڈ پروگرام اور دیگر نے باہم بخبردار کیا ہے کہ اسرائیل کی ناکہ بندی ناگزیر طور پر انسان کے بنائے ہوئے قحط اور بھوک سے بہت سارے لوگوں کی موت کا باعث بنے گی۔ اس کے باوجود، بین الاقوامی برادری خاموش رہی، اپنی کبھی دوبارہ نہیں کی قسم اور بین الاقوامی قانون کے تحت اپنی ذمہ داریوں سے غداری کرتے ہوئے۔

”نسل کشی کا مطلب لازمی طور پر کسی قوم کی فوری تباہی نہیں ہے... بلکہ اس کا مقصد ایک مربوط منصوبہ ہے... جو قومی گروہوں کی زندگی کے بنیادی ڈھانچوں کی تباہی کا ہدف رکھتا ہے۔“

رافیل لیمکن، مقبوضہ یورپ میں ایکسپرس رول (1944)

اسرائیل اپنے اقدامات کو سیکیورٹی کے نام پر جواز پیش کرتا ہے۔ لیکن کوئی نظر یہ بچوں کو بھوکا مارنے، ہسپتا لوں پر بمباری کرنے، یا پانی کے نظام کو تباہ کرنے اور شہریوں کو سیوریج پینے پر مجبور کرنے کو جواز نہیں دیتا۔ یہ دفاع کے عمل نہیں ہیں۔ یہ انسانیت کے خلاف جرائم ہیں۔ ICJ کے عارضی اقدامات ”نسل کشی کے سنگین خطرے“ کی تصدیق کرتے ہیں۔ ایک دیلیز جو 2007 کے بوسنیا اور ہرزیگووینا بمقابلہ سربیا اور موٹینیگرو مقدمے میں قائم کی گئی تھی، جو تمام ممالک کو فوری عمل کرنے کا پابند کرتی ہے جب یہ خطرہ واضح ہو۔

”نسل کشی کو روکنے کی ذمہ داری اس لیے مالک سے تقاضا کرتی ہے کہ وہ اقدامات کریں جیسے ہی وہ سنگین خطرے سے آگاہ ہوں، یا عام طور پر آگاہ ہونے چاہتیں، کہ نسل کشی کے اعمال انجام دیے جاسکتے ہیں۔“  
بوسنیا اور ہرزیگووینا بمقابلہ سربیا اور موٹینیگرو مقدمے میں بین الاقوامی عدالت انصاف کا فیصلہ

عالیٰ ادارہ صحت (WHO) نے تصدیق کی ہے کہ مارچ 2025 سے کم از کم 57 بچے غذائی قلت سے مر چکے ہیں۔ یہ تعداد ممکنہ طور پر پورٹنگ سسٹمز کے خاتمے کی وجہ سے کم ہے۔ اگر یہ مغربی بچے مر رہے ہوتے، تو عالمی غم و غصہ پھوٹ پڑتا۔ اس کے بجائے، فلسطینیوں کو غیر انسانی سمجھا جاتا ہے، ان کی تکلیف کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ ICJ کے اقدامات کو نافذ کرنے میں دنیا میں ناکامی غزہ کے لوگوں کے لیے موت کی سزا ہے۔

## نتیجہ: تاریخ کا سنگین فیصلہ

اسرائیل کے غزہ میں اقدامات دوسرے ہو لوڈومور کے برابر ہیں۔ بھوک کے ذریعے نسل کشی، ایک بھوک کی وبا جو ایک قوم کو بناہ کرنے کے لیے جان بوجھ کر مسلط کی گئی ہے۔ کھانے، پانی اور طبی امداد سے یہ منظم انکار بین الاقوامی قانون کی صریح خلاف ورزی ہے۔ یہ نسل کشی کا ایکٹس ریس پورا کرتا ہے: اجتماعی موت کی جسمانی عملداری۔ اسرائیل کی 2024 میں بین الاقوامی عدالت انصاف کے عارضی اقدامات کی صریح نافرمانی مینس ری کی تصدیق کرتی ہے۔ نسل کشی کنوشن کے تحت فنا کرنے کا مجرماہ ارادہ۔

”کبھی دوبارہ نہیں“ کا وعدہ کھوکھلا ہے اگر بین الاقوامی قانون اسرائیل پر لالا گا و نہیں ہوتا۔ انسانی حقوق کا کوئی مطلب نہیں اگر وہ فلسطینیوں تک نہ بڑھاتے جائیں۔

ہماری حکومتوں کی بے عملی نے ہمیں اس چیز کا گواہ بنادیا ہے جو 21 ویں صدی کا سب سے بڑا جرم سمجھا جائے گا۔

قانونی اور اخلاقی حساب کتاب ہو گا۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ واحد سوال یہ ہے کہ کب۔ اور کیا یہ وقت پر آئے گا جانیں بچانے کے لیے، یا صرف ان کے لیے سوگ منانے کے لیے۔ اس صدی کا باقی حصہ اس تاخیر، اس ناکامی، اس سوال سے سائے میں رہے گا: ہم نے اسے کیوں ہونے دیا؟

خاموشی شرکت ہے۔ اور تاریخ ان لوگوں کے ساتھ نرمی نہیں کرے گی جو نسل کشی کے سامنے خاموش رہے۔